جنسی مسائل

تعارف:

لڑکپن سے جوانی تک کی عمر ایسی ہے، جس کے دوران جنسی اعضاء میں کافی تبدیلی آتی ہے اس لئے نوجوانوں کو یہ پریشانی لاحق ہوتی ہے کہ تبدیلیاں فطری ہیں یا یہ کسی بیماری کا مظہر ہیں۔ اتنی بات بتانے کے لئے ہمارے معاشرے میں کوئی تیار نہیں ہوتا۔ نہ والدین، نہ اساتذہ اور نہ دوسرے ذرائع ابلاغ یہ سعی کرتے ہیں۔

اس کے بارے میں مستند کتابیں بھی موجود نہیں ہیں بلکہ اگر غلطی سے کوئی لڑکا یا لڑکی اس موضوع پر کوئی بات کر بیٹھے تو وہ سخت ہدف تنقید بنتا ہے۔

اس موضوع پر اگر گفتگو ہو سکتی ہے تو صرف دوستوں میں ہو سکتی ہے اور ظاہر ہے کہ ہم عمر دوست بھی صحیح معلومات نہیں رکھتے۔ یہ سب سنی سنائی باتوں پر آپس میں گفتگو کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو شدید غلط فہمی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان میں سے اکثر اپنے جنسی اعضاء کی فطری تبدیلیوں کو بھی بیماری سمجھنے لگتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ نفسیاتی بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس بیماری میں وہم اور یاسیت کا عنصر نمایاں ہوتا ہے۔ یہ یاسیت کبھی کبھی شدید ہو جاتی ہے اور نوجوان بہت اُداسی اور مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پڑھائی اور دوسرے کام کاج کے قابل نہیں رہتے اور موت و خودکشی کے خیالات ان کے ذہن پر سوار ہو جاتے ہیں۔ اس بیماری کی وجہ سے کئی مرتبہ ان کے وزن میں کمی ہو جاتی ہے، بھوک اور نیند غائب ہو جاتی ہے، آنکھوں کے گرد حلقے پڑ جاتے ہیں، ان علامات کے بارے میں ان کا خیال ہوتا ہے کہ یہ ان جنسی تبدیلیوں کی وجہ سے ہیں، جو جسم میں رونما ہو رہی ہیں اور جو ان کے ذہن میں پہلے سے ایک بیماری کا روپ دھار چکی ہیں۔

پھر ستم بالائے ستم یہ کہ ہمارے ملک کے ڈاکٹر صاحبان اس مسئلہ میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے مریض جعلی حکیموں اور عطائیوں کے پاس جاتے ہیں جن کو خود بھی اس بارے میں غلط قسم کی معلومات ہوتی ہیں اور وہ ان نوجوانوں کے غلط خیالات کو مزید تقویت بخشتے ہیں اور طرح طرح کے نقصان دہ علاج کے باوجود وہ ٹھیک نہیں ہو پاتے بلکہ مزید وہم اور یاسیت کا شکار ہوتے چلے جاتے ہیں۔

یہ کتابچہ ایسے ہی لوگوں کے لئے ہے جوان مسائل سے دوچار ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ صحیح معلومات صحیح وقت پر پہنچادی جائیں تو ان مسائل سے چھٹکارا پایا جاسکتا ہے۔

(الف) جنسی اعضاء کے بارے میں غلط فهمی

اکثر نوجوان اپنے عضو تناسل کو ناقص سمجھتے ہیں انہیں اس کی لمبائی، موٹائی اور سیدھا یا ٹیڑھا ہونے کے بارے میں بلاوجہ پریشانی رہتی ہے۔ درج ذیل میں ہم ان باتوں کی وضاحت کررہے ہیں جن کے بارے میں نوجوان پریشان رہتے ہیں۔

(i) عضو کی لمبائی

اس کے بارے میں اکثر نوجوانوں کو فکر رہتی ہے۔ ان کے ذہن میں صحت مند آدمی کے عضو کی لمبائی کا کوئی تصور نہیں ہوتا۔ کچھ لوگ فحش تصاویر اور فلمیں (Blue Films) دیکھ لیتے ہیں اور اس سے اپنے عضو تناسل کا موازنہ کرتے ہیں۔ اور کسی کی اپنے ساتھی کے عضو پر نظر پڑ جاتی ہے جو اپنے ذہن میں ایک خودساختہ تصور بنا لیتے ہیں اور پھر اپنے عضو کو دیکھ کر پریشان ہوتے ہیں۔

کچھ لوگ سیدھے کھڑے ہوکر جب اپنے عضو کو دیکھتے ہیں تو چونکہ درمیان میں پیٹ ہوتا ہے اس لئے عضو کی لمبائی صحیح نظر نہیں آتی اس لئے وہ لازماً چھوٹا ہی دکھائی دیتا ہے۔ اس وجہ سے وہ لوگ خوفزدہ ہوجاتے ہیں۔ بہرحال اس کے بارے میں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اوّل تو جس طرح انسانوں کے قد مختلف ہوتے ہیں، مثلاً کوئی چھ فٹ کا ہے تو کوئی ساڑھے چھ فٹ کا اور کوئی پانچ فٹ کا ہے تو کوئی ساڑھے پانچ فٹ کا۔ اسی طرح عضو کی لمبائی اور موٹائی بھی مختلف ہوتی ہے۔ اور جو فحش تصاویر میں لوگوں کے اعضاء دکھائے جاتے ہیں ان کو صحیح تندرست اعضاء کا معیار نہیں سمجھنا چاہیے۔ اوّل تو تصاویر کو چھوٹا یا بڑا کر کے دکھایا جاسکتا ہے، دوسری بات یہ بھی ہوسکتی ہے کہ جن کے غیر معمولی اعضاء ہوں غالباً ان کو وہ تصویروں میں لیتے ہوں، اس لئے وہ لوگ صحت منداعضاء کے نمونے نہیں ہیں بلکہ وہ بیماری کے نمونے ہوتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ اگر سختی کی حالت میں عضو چار انچ یا اس سے زیادہ ہو تو اس کو بالکل صحیح سمجھنا چاہیے۔ اس سے اگر کم ہو تو ہم سمجھتے ہیں کہ انسان صحیح طرح سے مباشرت میں کامیاب نہیں ہوسکے گا اور اگر چار انچ تک لمبائی ہوجائے تو فکر نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اس کے ذریعے ٹھیک سے مباشرت ہوسکتی ہے۔

(ii) عضو کی موٹائی :

اس کے بارے میں بھی کوئی فکر کی ضرورت نہیں۔ کچھ لوگوں میں موٹائی کم ہوتی ہے اور کچھ

میں زیادہ اور اگر لمبائی صحیح ہے تو موٹائی کی کمی بیشی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

(iii) عضو جڑ سے پتلا ہے اور آگے سے موٹا ہے

یہ کیفیت نوجوانوں کو اکثر پریشان کرتی ہے حالانکہ یہ ایک فطری کیفیت ہے، یعنی ایک صحت مند انسان کے عضو کی ساخت اسی طرح ہونی چاہیے، یہ بات بخوبی جان لینی چاہیے کہ عضو ایک غبارے کی طرح ہے جس کا پچھلا حصہ ہڈی میں لگا ہوا ہے اور خون بھرنے سے اس میں سختی آتی ہے۔ جیسے آپ غبارے میں خوب پانی بھر دیں، عضو کا جو حصہ ہڈی میں لگا ہوا ہے اس میں بہت زیادہ پھولنے کی گنجائش نہیں ہوتی اس لئے وہ ذرا کم پھولتا ہے۔ اگلا حصہ چونکہ نسبتاً آزاد ہوتا ہے اس لئے وہ زیادہ پھول سکتا ہے اس لئے یہ کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے بلکہ صحت مند عضو کی نشانی ہے۔

(iv) عضو ٹیڑھا ہے

سختی کی حالت میں عضو دائیں یا بائیں کو ڈھلک جاتا ہے۔ یہ بھی کوئی بیماری نہیں ہے۔ کیونکہ عضو نرم گچھڑے کی طرح ہوتا ہے اور ہڈی سے پیچھے کی طرف لگا ہوتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ یہ کوئی سخت لکڑی ہو جس کو پیچوں سے کسا گیا ہو، بلکہ یہ گوشت کا بنا ہوا ہے، اس میں خون بھرنے سے سختی آتی ہے اور ظاہر ہے جب ہڈی سے گوشت کا تعلق ہوگا تو وہ ایک یا دوسری طرف ڈھلکے گا۔ اس میں جب بھی سختی آئے گی یہ نہیں ہوسکتا کہ دائیں یا بائیں نہ مڑے بلکہ بالکل سیدھا رہے اور بالکل نیچے یا اوپر نہ جائے اور نوے درجے کے زاویہ پر رہے، جس کی اکثر نوجوان اُمید کرتے ہیں۔ اس کا نیچے ڈھلک جانا، اوپر کو چلا جانا یا دائیں یا بائیں ڈھلک جانا کسی بیماری کی علامت نہیں ہے بلکہ صحت مند افراد میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی بھی فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس سے مباشرت میں کوئی فرق نہیں پڑتا اور انسان ازدواجی زندگی ٹھیک طرح سے گزار سکتا ہے۔

اکثر لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ شاید مشت زنی سے ایسا ہوتا ہے اور شاید اس کی وجہ سے مباشرت میں دقت ہوگی مگر یہ بات بھی صحیح نہیں ہے۔

اگر آپ اپنی انگلی کو سیدھا کر کے اسے سامنے سے بغور دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس کی بھی لمبائی اور موٹائی پنسل کی طرح صاف اور سیدھی نہیں ہے بلکہ ٹیڑھی میڑھی ہے۔ اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپ دیکھیں آپ کو ویسی ہی ٹیڑھی نظر آئیں گی۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ آپ کے ہاتھوں کو جو کام انجام دینے چاہئیں مثلاً لکھنا، چیزیں اٹھانا اور دوسرے کام سب بخوبی انجام پاتے

رہتے ہیں- ہر چند کہ آپ کی انگلیاں بغور دیکھنے سے ٹیڑھی نظر آتی ہیں- اسی طرح بغور دیکھنے سے جنسی اعضاء تھوڑے بہت ٹیڑھے لگتے ہیں مگر ان کی کارکردگی میں کوئی فرق نہیں پڑتا، بات یہ ہے کہ انسانی جسم کے اعضاء پنسل کی طرح سیدھے نہیں ہوتے اس لئے یہ فکر نہیں ہونی چاہیے کہ اگر اعضاء پنسل کی طرح سیدھے نہیں ہیں تو شاید وہ کارکردگی میں خراب ہوں گے-

(v) نسیں اُبھری ہوئی ہیں

نوجوانوں کو یہ شکایت بہت زیادہ ہوتی ہے اور غالباً اس لئے کہ جعلی حکیم اور دوسرے عطائی اس کو بیماری کی علامت بتاتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ جلد کے نیچے ہر جگہ جسم میں نسوں کا ایک جال بچھا ہوتا ہے البتہ وہ ہر جگہ جلد کے نیچے نظر نہیں آتی ہیں- جہاں جہاں چربی موجود ہے وہاں یہ نسیں چھپ جاتی ہیں اور جہاں چربی موجود نہیں ہے وہاں وہ نظر آنے لگتی ہیں- مثلاً آپ اپنے ہاتھ کی پشت کو دیکھیں آپ کو وہاں نسیں ابھری ہوئی نظر آئیں گی، بالکل اسی طرح مردوں کے عضو کی کیفیت ہے، وہاں چونکہ جلد کے نیچے چربی نہیں ہوتی، اس لئے نسوں کا جال نظر آنے لگتا ہے- یہ بالکل صحت مند مرد کے عضو کی کیفیت ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر فکر کرنی چاہیے-

بچپن میں جب لڑکے اپنے عضو کو دیکھتے ہیں تو ان کی نسیں نہیں ہوتیں اس کی دو وجوہات ہیں ایک تو یہ کہ ان کا عضو چھوٹا ہوتا ہے اور اس کی نسیں بھی چھوٹی ہوتی ہیں، دوسری وجہ یہ کہ اس وقت تھوڑی بہت چربی عضو کی جلد کے نیچے موجود ہوتی ہے اس لئے نسیں نظر نہیں آتیں- مگر جوانی میں وہ چربی غائب ہو جاتی ہے اور نسیں بھی بڑی ہو جاتی ہیں تو اس سے لڑکے فکر مند ہو جاتے ہیں جو کہ درست نہیں ہے-

(vi) عضو بہت سکڑ جاتا ہے

کئی لڑکے یہ بھی شکایت کرتے ہیں کہ عضو نرمی کی حالت میں بہت چھوٹا ہو جاتا ہے- اس کی تو بالکل فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے- کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کے عضو کو بالکل ایک انٹینا (Antena) کی طرح بنایا ہے- جو ضرورت کی حالت میں باہر آ جاتا ہے اور جب ضرورت نہیں ہوتی تو اندر چلا جاتا ہے- اس لئے وہ جتنا بھی سکڑ جائے اچھا ہے یہ صحت مندی کی نشانی ہے-

(vii) پہلے جیسی سختی نہیں آتی

کئی لوگ جو پچیس، تیس سال کی عمر یا اس سے زیادہ کے ہو جاتے ہیں ان کو یہ فکر لاحق

ہو جاتی ہے کہ ان کے عضو میں پہلے جیسی سختی نہیں ہے اور جذبات میں بھی پہلے جیسا ہیجان نہیں ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ نامرد ہوتے جا رہے ہیں۔ تھوڑی بہت تبدیلی عمر کے ساتھ انسانی جسم کے ہر حصے میں آتی ہے اور جنسی اعضاء میں بھی تبدیلی آتی ہے مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ بیمار ہو رہے ہیں یا نامرد ہو رہے ہیں۔ سب سے زیادہ جنسی ہیجان کی عمر تقریباً 15 یا 16 سال ہوتی ہے۔ پندرہ سے بائیس برس کی عمر تک انسان کو جنسی ہیجان بہت شدت کے ساتھ ہوتا ہے اور جنسی اعضاء بھی شدت سے متحرک ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد تھوڑی بہت اس میں کمی آ جاتی ہے۔ مگر یہ یاد رکھنی چاہیے کہ مرد ساری عمر جنسی طور پر متحرک رہ سکتا ہے اور سو سال کی عمر میں بھی بچے پیدا کر سکتا ہے۔ اس لئے باپ بننے اور خاوند بننے کے لئے جو صلاحیتیں درکار ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہتی ہیں مگر ظاہر ہے کہ سو سالہ مرد میں جنسی جذبات کی شدت بیس سالہ نوجوان کے مقابلے میں کم ہوگی مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ایک مرد کی طرح جنسی کارکردگی کے قابل نہیں رہا۔

اس کی مثال یوں لیجئے کہ جیسے ہم ہاکی کی ٹیم میں دیکھتے ہیں کہ جہاں کسی کھلاڑی کی عمر پچیس برس ہوئی اس کے بارے میں یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ اب اس میں وہ پھرتی نہیں رہی۔ جو کہ کم عمر کھلاڑیوں میں ہے اور اس کے ریٹائر ہونے کی باتیں ہونے لگتی ہیں اور جلد ہی وہ ریٹائر بھی ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ آدمی اب بیمار ہو گیا ہے اور اب وہ کسی کام کا نہیں رہا بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بیس برس کی عمر میں اس کے اعضاء جو کام کر سکتے ہیں وہ پچیس، تیس سال کی عمر میں نہیں کر سکتے۔ چونکہ ہاکی کھیلنے کے لئے پورے ملک سے بہترین افراد کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے تیس کے مقابلے میں بیس سال کا کھلاڑی زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ تیس سال کا فرد جنسی یا جسمانی یا ذہنی طور پر ناکارہ ہو گیا ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ وہ دُنیا کے سارے کام بخوبی انجام دے سکتا ہے۔ البتہ ایک بیس سال کے بہت ہی متحرک نوجوان کے مقابلے میں اس کی کارکردگی قدرے کم ہوگی اور اس بات کو تسلیم کر لینا چاہیے کہ وقت کے ساتھ ساتھ جنسی جذبات اور کارکردگی میں تھوڑی کمی آتی ہے مگر یہ ایسی چیز نہیں ہے کہ جس کے بارے میں آدمی سمجھے کہ وہ بالکل ناکارہ ہو جائے گا اور کسی کام کا نہیں رہے گا اور شادی نہیں کر سکے گا یا بچے پیدا نہیں کر سکے گا۔

(viii) منی کا کمزور اخراج یا پتلا ھونا

اس کے بارے میں کئی نوجوانوں کو بہت پریشانی رہتی ہے۔ کئی سمجھتے ہیں کہ اگر منی پتلی نکلے تو

اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جنسی طور پر کوئی خامی ہے۔ کئی سمجھتے ہیں کہ اگر زور سے نہ نکلے تو ان میں کچھ خامی ہے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ منی کا تعلق صرف بچے پیدا کرنے سے ہے اور اس کے ایک قطرے میں کئی کئی لاکھ نطفے (Sperms) ہوتے ہیں۔ جبکہ ایک نطفے سے بچہ بن سکتا ہے۔ اس لئے منی کی کمی یا زیادتی یا پتلا یا گاڑھا ہونا جنسی کارکردگی یا جنسی قوت کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتی ہے اور اس کے بارے میں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح اس میں کوئی ایسا معیار نہیں ہے کہ اگر منی زور سے نکلے یا آہستہ سے نکلے تو اس سے جنسی فعلیت میں کمی یا بیشی کا کوئی اندازہ لگایا جاسکتا ہو۔

(ix) عضو پر بال

کئی نوجوانوں کو یہ شکایت ہوتی ہے کہ عضو کی جڑ پر یا کچھ حصے پر بال ہیں اس کے بارے میں فکرمند ہونے کی کوئی بات نہیں کہ یہ کوئی بیماری کی علامت نہیں ہے۔

(x) ہر وقت سختی نہ رہنا

کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عضو کی سختی جب وہ چاہیں ہو جانی چاہیے، جیسے کہ انسان جب چاہے انگلی کو سیدھا کر لیتا ہے اسی طرح جب کوئی جنسی خیال ذہن میں آئے تو اسی وقت عضو میں سختی ہو جانی چاہیے اور جب ایسا نہیں ہوتا تو پریشان ہو جاتے ہیں کہ شاید جنسی طور پر وہ کمزور ہیں۔ اس کے بارے میں معلوم ہونا چاہیے کہ عضو میں سختی ایسی چیز نہیں ہے کہ انسان اپنی خواہش کے مطابق لے آئے۔ اس کے لئے جب صحیح حالات ہوں گے، جذبات میں کافی شدت ہوگی اور مخالف جنس کا کوئی فرد موجود ہوگا اور اس سے پیار و محبت کے جذبات ہوں گے اور اس کے ساتھ ساتھ مناسب موقع ہوگا، خلوت ہوگی، تو ایسے حالات میں ہی خود بخود سختی آتی ہے۔ عضو میں سختی ایسی چیز ہے کہ جیسے بھوک، جو کہ انسان کے اپنے ارادے پر منحصر نہیں ہے۔ یعنی انسان جس طرح یہ نہیں کر سکتا کہ جب چاہے بھوک کا احساس پیدا کرے اسی طرح انسان یہ نہیں کر سکتا کہ جب چاہے عضو میں سختی پیدا کر لے۔ جیسے بھوک کے لئے بھی خاص اوقات ہوتے ہیں، اس سے پہلے بھوک پیدا ہی نہیں ہو سکتی اور جب پیدا ہوتی ہے تو خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح عضو کے اپنے عوامل ہیں وہ جب ہوتے ہیں تب ہی سختی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے جب ارادہ کرنے سے سختی نہ پیدا ہو تو اس میں گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ بہت زیادہ کوشش کرنے اور اس سلسلے میں بہت زیادہ پریشان رہنے سے تو سختی پیدا ہونے میں اور بھی دیر لگتی ہے۔

یوں سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے انٹینا (Antena) کی صورت میں جنسی عضو بنایا ہے۔

جب مناسب حالات ہوتے ہیں اور ضرورت ہوتی ہے اور صحیح وقت ہوتا ہے تو اس میں خود بخود سختی آ جاتی ہے اور جب اس کی ضرورت نہیں ہوتی، حالات اور موقع مناسب نہیں ہوتا تو وہ سکڑی ہوئی حالت میں رہتا ہے اور یہ ہی انسان کے لئے بہتر ہے۔

(xi) قطرے آنا (جریان)

ایک بہت بڑا مسئلہ منی کے قطرے آنا ہے۔ جس کو جعلی حکیموں اور دوسرے جاہل عطائیوں نے ایک شدید بیماری بنا کر پیش کیا ہے جس کی وجہ سے نوجوان لڑکے پریشان رہتے ہیں ان کا خیال ہے کہ جنسی ہیجان میں جو قطرے نکلتے ہیں وہ جنسی کمزوری کی علامت ہیں۔ حالانکہ وہ اگر حدیثیں ہی پڑھ لیتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ قطرے نکلنے کا عمل فطری ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کو پاک کرنے کا طریقہ اس طریقے سے مختلف ہے مباشرت، مشت زنی یا احتلام کی کیفیت میں منی زور سے نکلنے کے عمل سے قطع نظر۔ اگر قطرے نکلیں تو عضو کا دھو لینا ہی کافی ہوتا ہے اور اگر منی مباشرت، احتلام یا مشت زنی میں نکلتی ہے تو اس پر غسل واجب ہوتا ہے۔

یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ کھانا دیکھ کر منہ میں پانی آ جاتا ہے، اسی طرح جب جنسی خیالات آتے ہیں یا کوئی عورت ساتھ ہوتی ہے یا عورت کی تصویر ہوتی ہے یا کوئی ایسا ذکر ہوتا ہے تو جس طرح کھانا دیکھ کر منہ میں پانی بھر آتا ہے، اسی طرح تھوڑے تھوڑے قطرے نکلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک فطری صحت مند کیفیت ہے، اس میں جتنی مقدار بھی نکل جائے اس میں کوئی ڈرنے کی بات نہیں۔ کیونکہ یہ بھی ہر انسان پر منحصر ہے کہ قطرے کتنے نکلیں اور کتنے نہ نکلیں۔ کئی لوگ سمجھتے ہیں کہ انہیں انزال ہو گیا ہے، یہ انزال کی کیفیت نہیں ہوتی اس لئے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس سلسلہ میں جعلی حکیم اور دوسرے لوگ یہ بتاتے ہیں کہ منی کا ایک قطرہ خون کے سو قطروں سے بنتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ منی کے ہر قطرے کا نکلنا سو قطرے خون نکلنے کے برابر ہے اس وجہ سے بھی نوجوان پریشان رہتے ہیں۔ انہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ منی کا نکلنا ایک فطری امر ہے۔ جتنی بھی بنتی ہے اس کا نکلنا ضروری ہے۔ فوتوں میں منی پیدا ہوتی ہے اور کچھ غدودوں کی رطوبت اس میں مل جاتی ہے پھر یہ جمع شدہ رطوبت چھوٹے چھوٹے ایک انچ کے دو تھیلوں (جن کا نام منی کے تھیلے (Seminal Vesicles) میں جمع ہوتی ہے اور جب وہ بھر جاتے ہیں تو یا تو وہ تھوڑا تھوڑا سکڑتے ہیں اور قطرے نکل آتے ہیں یا پھر سکڑ کر پوری منی نکال دیتے ہیں جیسا کہ

احتلام یا مباشرت یا مشت زنی میں ہوتا ہے پھر دوبارہ منی پیدا ہوتی ہے اور منی کے تھیلے بھرنے شروع ہو جاتے ہیں اسی طرح یہ عمل جاری رہتا ہے۔

یہ اسی طرح ہے جیسا کہ پیشاب کا مثانہ جب بھر جاتا ہے اور آپ پیشاب نہ کریں تو وہ خود بخود رسنا شروع ہو جائے گا اور جب مثانہ خالی ہو جاتا ہے تو اس میں مزید پیشاب جمع ہونے لگتا ہے اور اسی طرح مثانہ خالی ہوتا رہتا ہے اور اگر یہ خارج نہ ہو تو انسان بیمار پڑ جاتا ہے۔

اس طرح سمجھ لیں کہ جس طرح منہ میں تھوک جمع ہوتا رہتا ہے اور اگر کوئی سو دفعہ بھی تھوکے تو اس میں کمی نہیں آتی، نہ اس سے کمزوری پیدا ہوتی ہے کیونکہ قدرت کا نظام ہے کہ جتنی اس میں کمی آئے گی وہ اتنی ہی مقدار میں دوبارہ بن جائے گی۔ لہٰذا منی کا خارج ہونا بھی ایک فطری عمل ہے اور یہ جتنا ہوگا اتنی ہی صحت اچھی ہوگی اور انسان خوش و خرم رہے گا۔

(xii) پیشاب کے بعد قطرے ٹپکنا

کچھ نوجوانوں کو یہ شکایت ہوتی ہے کہ جب وہ پیشاب کر کے اٹھتے ہیں تو بعد میں عضو سے چند قطرے ٹپک جاتے ہیں۔ کچھ لوگوں کو تو صرف اس کا وہم رہتا ہے حالانکہ ایسا ہوتا نہیں ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ پہلے اس کی تصدیق کر لی جائے کہ واقعی ایسا ہوا ہے یا یہ صرف وہم ہے۔ اگر وہم ہے تو اس کا علاج ماہرین ذہنی امراض سے کروانا چاہیے۔ اگر قطرے واقعی نکل جاتے ہیں تو پیشاب کے بعد استنجے میں احتیاط برتنی چاہیے، اول تو پیشاب کے بعد چند لمحے انتظار کر لینا چاہیے تاکہ پیشاب اچھی طرح خارج ہو جائے۔ پھر عضو کو پیچھے سے لے کر آگے سوت لینا چاہیے اور اس عمل کو دو تین دفعہ دہرانا چاہیے۔ اس طرح عضو کی نالی میں موجود پیشاب کے قطرے بھی باہر آ جائیں گے اور بعد میں نہیں ٹپکیں گے۔ پھر عضو کو مخصوص کاغذ (Toilet Paper) یا ڈھیلے سے سکھانا چاہیے اور پھر دھو ڈالنا چاہیے۔ غرض یہ کہ یہ کوئی جنسی یا جسمانی بیماری نہیں ہے بس آبدست میں ذرا احتیاط کی ضرورت ہے۔

(xiii) فوتوں کا لٹک جانا

کئی لوگ اس کے بارے میں بھی پریشان ہوتے ہیں کہ فوتے لٹک جاتے ہیں اور اوپر نیچے ہوتے ہیں۔ یہ معلوم ہونا چاہیے کہ فوتوں کی جلد اللہ تعالیٰ نے ایسی بنائی ہے کہ گرمیوں میں وہ لٹک جاتی ہے اور سردیوں کے موسم میں سکڑ جاتی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ فوتوں کو زیادہ گرمی اور زیادہ سردی سے بچایا جائے کیونکہ یہ جسم کے بہت نازک حصے ہوتے ہیں اور انہی میں بچے پیدا

کرنے کے نطفے (Sperm) بنتے ہیں۔اس لئے سردیوں میں سردی سے بچانے کے لئے جلد سکڑ جاتی ہے اور جسم کے ساتھ لگ جاتی ہے، تاکہ یہ تھوڑے بہت گرم رہیں۔گرمیوں میں یہ جلد لٹک جاتی ہے تاکہ یہ جسم سے دور رہیں اور ٹھنڈے رہیں۔

اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ ایک فوطہ دوسرے سے نیچے لٹکا ہوا ہوتا ہے یہ ایک فطری کیفیت ہوتی ہے اور اس کے بارے میں پریشانی کی ضرورت نہیں ہے۔

(xiv) عضو میں کم سختی آنا

عام طور پر نوجوان لڑکوں کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ہیجان کی کیفیت میں عضو میں کتنی سختی آنی چاہیے اور اس کو کیسے ناپا جائے؟ جعلی حکیم اور دوسرے جاہل لوگ اس مسئلہ کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں اور عضو کا لوہے اور فولاد سے مقابلہ کرتے ہیں حالانکہ عضو میں ہڈی تک نہیں ہوتی۔وہ تو بس گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جس میں خون بھر جانے سے سختی آتی ہے یوں سمجھئے جیسے غبارے میں پانی بھر دیا جائے۔عورت کی جائے مخصوص(Vagina) تو اتنی لچکدار ہوتی ہے کہ پورا بچہ اس میں سے باہر آجاتا ہے اس کے لئے کسی پتھر یا لوہے کی ضرورت نہیں ہے اگر آپ کے عضو میں اتنی سختی آتی ہے جتنی کہ غبارے میں خوب پانی بھر دیا جائے تو سمجھئے کہ آپ جنسی فعل میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ اگر آپ شادی شدہ ہیں اور عضو میں اتنی سختی آتی ہے کہ دخول ہو جاتا ہے تو اس سختی کو کافی سمجھنا چاہیے۔

(ب) مشت زنی

اس کو مختلف الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے مثلاً ہاتھ سے عضو رگڑنا، لطف اندوز ہونا، مٹھ مارنا، خودلذتی، جلق، استمنا بالید اور انگریزی میں اس کو ماسٹربیشن (Masturbation) اور ہینڈ پریکٹس(Hand Practice) بھی کہتے ہیں۔ یہ مسئلہ نوجوان لڑکوں میں بہت پریشانی پیدا کرتا ہے۔

اکثر لوگ جوانی کے اوائل میں مشت زنی کے ذریعے جنسی تسکین حاصل کرتے ہیں لیکن بعد میں دوسروں کے مشوروں کی وجہ سے اس کو بُرا سمجھنے لگتے ہیں اور کئی بیماریوں کی جڑ سمجھتے ہیں ان کو وہم ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ جنسی طور پر ناکارہ ہو جائیں گے اور جسمانی کمزوری واقع ہو جائے گی پھر وہ اس کو ترک کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جعلی حکیم اور دوسرے جاہل عطائی مشت زنی کی بہت سی بُرائیاں بیان کرتے ہیں اور یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس سے منی کا اخراج ہوتا ہے جس سے کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ اس سے عضو ٹیڑھا ہو جاتا ہے عضو کی نسیں ابھر آتی ہیں۔ موٹائی میں کمی ہو جاتی ہے۔ لمبائی میں کمی ہو جاتی ہے یہ سب باتیں غلط ہیں ان کا یہ بھی خیال ہے کہ منی کا ایک قطرہ خون کے سو قطروں سے بنتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ مشت زنی یا کسی اور ذریعہ سے منی کا اخراج ہو تو یہ خون کے اخراج سے بھی زیادہ خطرناک ہے حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ منی کا اخراج بالکل تھوک یا پیشاب کے اخراج کی طرح ہے یہ ایک فطری عمل ہے اور اگر نہ ہو تو اس کو ایک بیماری سمجھنا چاہیے ورنہ صحت مندی کی علامت سمجھنا چاہیے۔ منی کے اخراج سے صحت اچھی ہوتی ہے کیونکہ اکثر نوجوانوں کی صحت شادی کے پہلے ماہ بہت اچھی ہو جاتی ہے۔ حالانکہ یہ وہ زمانہ ہوتا ہے جب مباشرت کی کثرت ہوتی ہے اور منی کا اخراج بھی کثرت سے ہوتا ہے۔ چاہے یہ منی خارج ہو کر نالی میں چلی جائے یا عورت کے اندر چلی جائے بات ایک ہی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ منی کے اخراج سے صحت بہتر ہوتی ہے خراب نہیں ہوتی۔

یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ منی زیادہ تر فوطوں میں بنتی ہے اور وہ آگے جا کر ایک انچ کے دو چھوٹے چھوٹے تھیلوں میں جمع ہوتی ہے جن کو منی کے تھیلے (Seminal Vesicles) کہتے ہیں۔ یہاں سے عضو میں نالیاں نکلتی ہیں جہاں سے پیشاب کی نالی کے ساتھ مل کر عضو کے اندر ایک ہی نالی ہو جاتی ہے۔ اس نالی سے پیشاب کا اخراج بھی ہوتا ہے۔ اس لئے منی اکثر پیشاب میں مل کر یا پیشاب سے پہلے یا بعد میں خارج ہو جاتی ہے اور اس کو کوئی بیماری تصور نہیں کرنا چاہیے۔ جیسا کہ جعلی حکیم اپنی جہالت میں کرتے ہیں اور اس کو جریان کا نام دیتے ہیں اور نوجوانوں کو خواہ مخواہ فکر مند اور پریشان کرتے ہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ جب منی کے تھیلے (Seminal Vesicles) بھر جاتے ہیں تو یہ تھوڑے تھوڑے سکڑنے لگتے ہیں۔ جیسے پیشاب کا مثانہ بھر جاتا ہے تو وہ سکڑنے لگتا ہے تا کہ پیشاب کا اخراج ہو اسی طرح جب یہ تھیلے بھر جاتے ہیں تو منی کا اخراج شروع کر دیتے ہیں۔ یا تو قطرہ قطرہ منی نکلنی شروع ہو جاتی ہے (پیشاب سے پہلے یا پیشاب کے بعد میں) یا پھر اگر مباشرت یا مشت زنی نہیں تو رات کو احتلام کی صورت میں منی کا اخراج ضرور ہو جاتا ہے تا کہ دوسری منی جو بن رہی ہے اس

کے لئے جگہ ہو سکے۔اس طرح ایک فطری چکر چلتا ہے،جس میں منی بنتی، جمع ہوتی اور خارج ہوتی رہتی ہے۔اس کا بند ہونا صحت کے لئے خراب ہے۔اس کا جاری رہنا صحت کے لئے خراب نہیں ہے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ مشت زنی کرنے سے جنسی صلاحیت اور قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ کیونکہ انسانی جسم کی ساخت اللہ تعالیٰ نے ایسی بنائی ہے کہ جو حصے زیادہ استعمال ہوتے ہیں وہ اتنے ہی زیادہ مضبوط ہو جاتے ہیں۔مثال کے طور پر جو مزدور ہاتھوں سے زیادہ وزن اٹھاتے ہیں ان کے ہاتھ زیادہ مضبوط ہو جاتے ہیں، جو لمبی دوڑ لگانے کے عادی ہیں،ان کی رانیں اور ٹانگیں مضبوط ہو جاتی ہیں۔اسی طرح جو دماغی کام کرتے ہیں وہ ذہین ہو جاتے ہیں۔جنسی معاملات میں بھی یہی ہوتا ہے۔تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ وہ افراد جو طویل عرصے تک عورتوں سے دور رہتے ہیں اور جنسی فعل انجام نہیں دے سکتے جیل میں رہنے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے، مگر جب ان کو دوبارہ موقع ملتا ہے تو ان کی جنسی صلاحیت میں کمی آ جاتی ہے۔

یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ مشت زنی کئی بیماریوں کے علاج کے طور پر تجویز کی جاتی ہے۔ اگر اس سے کوئی کمزوری ہوتی تو یہ علاج کے طور پر یقیناً تجویز نہ کی جاتی - مادہ منویہ کے خارج ہونے سے اس میں کسی طرح کی کمی واقع نہیں ہوتی جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔ بلکہ جتنا مادہ فطری طریقے سے خارج ہوتا ہے اتنا ہی دوبارہ بن جاتا ہے۔اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کہ زندگی میں آپ ہزاروں بار تھوکتے ہیں لیکن تھوک میں کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ جتنا آپ تھوکیں اتنا ہی تھوک خود بخود پیدا ہوتا رہتا ہے۔

اس کے علاوہ مشت زنی سے جنسی سکون بھی حاصل ہوتا ہے اور اس سے جنسی اور جسمانی صحت میں اضافہ ہوتا ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ شادی کے فوراً بعد نوجوانوں کی صحت عموماً بہتر ہو جاتی ہے خراب نہیں ہوتی اور اس بات کی بھی پہلے وضاحت کر دی گئی ہے کہ منی کا اخراج خون کے اخراج کی طرح نقصان دہ نہیں ہے جیسا کہ جاہل حکیم اور جاہل معالج باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ یہ تھوک کی طرح کا اخراج ہے،جس سے جسم میں کسی طرح کا نقصان نہیں ہوتا۔جعلی حکیموں کا ذکر آیا ہے تو ان کے بارے میں ایک بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ حکیم یا تو بالکل ہی ان پڑھ ہوتے ہیں اور کسی کی دیکھا دیکھی یا کسی حکیم کے ساتھ عطار کا کام کر کر کے حکمت شروع کر دیتے

ہیں، یا وہ حکیم بھی جو باقاعدہ سند یافتہ ہوتے ہیں ان کے بارے میں بھی معلوم ہونا چاہیے کہ ان کا علم وہ ہے جو آج سے ہزار سال پہلے دُنیا میں رائج تھا کیونکہ حکیم شعوری طور پر جدید تحقیقات کو رد کرتے ہیں اور جتنا پُرانا نسخہ ان کو ملے اس پر خوش ہوتے ہیں۔

علم کے بارے میں یہ بات سب کو معلوم ہے کہ اللہ کے دیئے ہوئے جتنے بھی انسانی علوم ہیں وہ ہمیشہ جدید معلومات پا کر ترقی کرتے ہیں اور زیادہ مفید ہوتے ہیں مثلاً مکانات بنانے کا علم اگر ایک ہزار سال پُرانا استعمال کیا جائے تو کیسے خراب مکانات بنیں گے، سڑکیں بنانے کا علم اگر ایک ہزار سال پُرانا بروئے کار لایا جائے تو کیسی خراب سڑکیں بنیں گی۔ اسی طرح ہزار سال پُرانے طریقے سے آج نہ ہم ذرائع آمد و رفت بنانے کیلئے تیار ہیں، نہ اسلحہ بنانے کے لئے تیار ہیں اور نہ ہی کچھ اور، چنانچہ اپنی جسمانی صحت کے بارے میں پُرانے تصورات کو کس طرح مفید اور کارگر سمجھ سکتے ہیں۔ اسی لئے نوجوانوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ جعلی حکیموں کے مشورے سے اپنے آپ کو بچائیں اور خواہ مخواہ پریشانی میں مبتلا ہونے سے بچیں۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ علم مسلمان کے کھوئے ہوئے اونٹ کی طرح ہے۔ اسے جہاں پاؤ حاصل کرلو۔ مگر جعلی حکیم اس کے برعکس عمل کرتے ہیں۔ اس لئے ان سے بچ کر رہنا چاہیے۔

(1) اسلام میں مشت زنی

یہ بات بھی نوجوانوں کو بہت پریشان کرتی ہے کہ مشت زنی گناہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اکثر علماء اس کو گناہ قرار دیتے ہیں اور ایسا ہی امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام جعفرؒ کا فتویٰ بھی ہے۔ مگر امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ اگر شدت جذبات میں یہ ہو جائے تو اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے معاف کرے گا اس لئے وہ اتنی شدت اس کے حرام ہونے میں اور گناہ ہونے میں اختیار نہیں کرتے۔

اس کے علاوہ آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ امام احمد بن حنبل (جو اہل سنت کے چار مکاتب میں سے ایک کے سربراہ ہیں) کے خیال میں مشت زنی بالکل حلال اور جائز ہے اور اس میں کوئی گناہ ہونے کی گنجائش موجود نہیں ہے۔ جو لوگ جلدی شادی نہیں کر سکتے اور اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتے، ان کے لئے اس فتویٰ کی رو سے یہ فعل جائز ہے۔

(ii) مشت زنی اور جسمانی صحت

یہ بات تو اب طے ہو چکی ہے کہ مشت زنی سے جسمانی و جنسی صحت میں کوئی خرابی نہیں آتی بلکہ جسمانی اور جنسی صحت میں اور بہتری آتی ہے صدیوں کا تجربہ ہمیں یہی بتاتا ہے۔ اس سلسلے میں

کی گئی ایک تحقیق میں کئی سوافراد پر تجربہ کیا گیا ان سے دن میں کئی کئی بار مشت زنی کرنے کو کہا گیا اور کئی مہینے تک متواتر یہ عمل جاری رہا اس کے بعد ان کا ہر قسم کا معائنہ کیا گیا جس سے پتہ چلا کہ ان میں کسی قسم کی کوئی جسمانی خرابی یا کمزوری پیدا نہیں ہوئی۔

عام طور پر ہمارا مشاہدہ یہ ہے کہ لوگ مشت زنی سے تسکین پاتے ہیں اور جو اس کو بُرا نہیں سمجھتے اور ذہنی طور پر اس کے بارے میں پریشان نہیں رہتے ان کی صحت دوسروں کے مقابلے میں بہتر ہی رہتی ہے۔

(iii) مشت زنی سے کمزوری

کئی لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ مشت زنی سے ان کا وزن گر رہا ہے۔ ان کی آنکھوں کے گرد حلقے پڑ رہے ہیں کمر میں درد ہو رہا ہے۔ بھوک اڑ گئی ہے اور وہ اُداسی کا شکار ہو گئے ہیں اور خودکشی کے خیالات بھی ایسے لوگوں کے ذہنوں میں آنے لگتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ جنسی اور جسمانی طور پر ان کی صحت گر رہی ہے اصل حقیقت تو یہ ہے کہ مشت زنی سے بذاتِ خود کوئی جسمانی یا جنسی کمزوری پیدا نہیں ہوتی البتہ اگر انسان کو یہ یقین ہو کہ مشت زنی سے وہ ضرور بیمار ہو جائے گا تب یہ وہم اس کے ذہن اور جسم پر اثر انداز ہوتا ہے اور اُسے بیمار کر دیتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی آپ سے کہے کہ پردے کے پیچھے ایک آدمی بندوق لئے کھڑا ہے جو دو منٹ بعد آپ کو گولی مار دے گا تو فوراً آپ کی آدمی جان نکل جائے گی۔ اسی طرح مشت زنی کے بارے میں جن لوگوں کو یقین ہوتا ہے کہ یہ جنسی اور جسمانی صحت کے لئے بہت مضر ہے مگر وہ پھر بھی اس سے دور نہیں رہ سکتے وہ اس طرح اس سے متاثر ہوتے ہیں جیسے لوگ شدید غم سے متاثر ہوتے ہیں۔ یعنی ان کی بھوک اڑ جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے ان کا وزن کم ہو جاتا ہے اور وہ اُداسی و مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے وہ خودکشی کرنے کا سوچنے لگتے ہیں۔ یہ بات باور کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ جو کیفیات پیدا ہوتی ہیں یہ بذاتِ خود مشت زنی سے نہیں ہیں بلکہ مشت زنی کے خوف سے ہیں اور اس وہم کی وجہ سے ہیں کہ مشت زنی بہت نقصان دہ ہے۔ اگر انسان کو یقین ہو جائے کہ یہ محض وہم ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے تو پھر یہ کیفیات دور ہو جاتی ہیں۔ اگر کسی انسان کو یہ وہم ہوا اور اس میں یہ کیفیات پیدا ہو رہی ہوں تو وہ خود اس وہم کو دور نہیں کر سکتا۔ اس کو چاہیے کہ کسی مستند ڈاکٹر سے رجوع کرے، معائنہ کرائے اور اس وہم کو دور کرے اور اس کیفیت سے چھٹکارا حاصل کرے۔

جعلی حکیم اور دوسرے لوگ یہ مشہور کر دیتے ہیں کہ مشت زنی سے جسمانی کمزوری ہوتی ہے اور جو لوگ مشت زنی کا عمل کرتے ہیں ان کو بھی یہ تجربہ ہوتا ہے اور مشت زنی کے بعد جسم ڈھیلا

پڑ جاتا ہے اور تھکان سی ہو جاتی ہے اور کمزوری محسوس ہوتی ہے اس لئے ان کو یقین ہو جاتا ہے کہ جو کہہ رہا ہے وہ صحیح بات ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مباشرت کے بعد بھی اس طرح کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جسم ڈھیلا ڈھالا ہو جاتا ہے اور ایک سکون کی کیفیت ہوتی ہے اور انسان کی خواہش ہوتی ہے وہ تھوڑی دیر لیٹ جائے یا سو جائے، مگر اس کو جسمانی کمزوری پر محمول نہیں کرنا چاہیے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے انسان پیٹ بھر کر کھانا کھالے اور اس کے بعد یہ کیفیت محسوس ہو کہ لیٹ جائے یا سو جائے تو اس کو کہا جائے کہ کھانا کھانے سے کمزوری ہوتی ہے۔ اس کو کمزوری نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ یہ وہ کیفیت ہے جیسے انسان کھانا کھانے کے بعد جسم میں سکون محسوس کرتا ہے اور اس کا دل آرام کرنے کو چاہتا ہے۔ اسی طرح مشت زنی اور مباشرت سے بھی انسان جسم میں سکون، محسوس کرتا ہے اور اس کے بعد یہ فطری کیفیت ہے کہ انسان کچھ دیر کے لئے لیٹ جائے۔ یہ بیماری نہیں ہے، کمزوری نہیں ہے، کوئی خامی نہیں ہے، بلکہ اس عمل سے پیدا ہونے والی فطری سکون کی کیفیت ہے۔

(iv) مشت زنی سے جنسی اعضاء میں خرابی

یہ بھی مشہور ہے کہ مشت زنی سے عضو ٹیڑھا ہو جاتا ہے، پتلا ہو جاتا ہے پیچھے سے پتلا ہو جاتا ہے، آگے سے موٹا ہو جاتا ہے، دائیں یا بائیں لٹکنے لگتا ہے۔ نسیں اُبھر آتی ہیں، جلدی انزال ہونے لگتا ہے، پٹھے مرجاتے ہیں، رگیں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ یہ سب باتیں غلط ہیں، جنسی اعضاء میں ایسی کوئی کیفیت نہیں ہے جو مشت زنی کی وجہ سے پیدا ہو اور جنسی کارکردگی میں رخنہ ڈالتی ہو۔ بلکہ ہمارا تجربہ یہ ہے کہ جو لوگ مشت زنی کرتے ہیں ان کے جنسی اعضاء زیادہ متحرک رہتے ہیں۔ اور وہ ازدواجی تعلقات میں بھی زیادہ کامیاب رہتے ہیں۔

اس لئے اس بارے میں بالکل مطمئن ہو جانا چاہیے کہ جنسی اعضاء میں مشت زنی سے کوئی خرابی نہیں آتی اور جو خرابی محسوس ہوتی ہے وہ دراصل جنسی اعضاء کی اصل شکل وصورت معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے اور جنسی اعضاء کے بارے میں طرح طرح کے خدشات میں مبتلا ہو جانے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس لئے اس قسم کا کوئی خدشہ لاحق ہو تو ڈاکٹر سے اس بارے میں گفتگو کرنی چاہیے بجائے اس کے کہ آدمی اسی فکر میں سرگرداں رہے۔

(v) مشت زنی اور سرعت انزال

کئی لوگ مشت زنی کے ذریعے سے انزال ہونے کا وقت ناپتے رہتے ہیں اور اگر اس میں

کوئی کمی بیشی ہو جائے تو پریشان ہو جاتے ہیں۔ یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ مشت زنی کے ذریعے سے انزال اگر جلدی ہو جاتا ہے تو اس کا انسان کی ازدواجی زندگی پر کوئی اثر نہیں پڑتا، یعنی اگر مشت زنی سے جلدی انزال ہو جائے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ انسان جنسی طور پر کمزور ہو گیا ہے یا ازدواجی زندگی میں ناکام ہو جائے گا۔

(ج) احتلام (Nocturnal Ejaculation)

احتلام سے مُراد رات کو خواب کی حالت میں عضو سے مادہ منویہ کا اخراج ہے۔ اکثر نوجوان اس وجہ سے بہت پریشان رہتے ہیں۔ وہ عام طور پر اس کی تعداد کے معاملے میں پریشان رہتے ہیں۔ کچھ کے نزدیک ایک ماہ میں ایک مرتبہ اور کچھ کے نزدیک اس سے کم اور کچھ کے خیال میں اس سے زیادہ صحت مندی کی علامت ہے۔ حالانکہ یہ بھی ایک فطری عمل ہے۔ کوئی ضروری نہیں کہ احتلام ایک ماہ میں ایک بار ہو یا دس بار ہو۔ نہ اس کی کمی اور نہ ہی اس کی زیادتی صحت پر اثرانداز ہوتی ہے۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ مادہ منویہ فطری طور پر فوتوں میں پیدا ہوتا ہے اور منی کی تھیلوں (Seminal Vesicles) میں جمع ہوتا ہے۔ جب تھیلیاں بھر جاتی ہیں تو احتلام کی صورت میں مادہ منویہ خارج ہو جاتا ہے، اگر انسان مباشرت نہ کرے یا مشت زنی نہ کرے۔ اکثر نوجوان جب مشت زنی شروع کرتے ہیں، اور جب ان کو کوئی بتاتا ہے کہ یہ بُری عادت ہے تو اس کو ترک کر دیتے ہیں۔ پھر ان کو احتلام ہونے لگتا ہے۔ تو وہ اس سے اور پریشان ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ منی کے تھیلے یا تو مباشرت یا مشت زنی سے خالی ہو جاتے ہیں، اگر مباشرت نہ کی جائے اور مشت زنی بھی نہ کی جائے تو پھر رات کو احتلام کی صورت میں منی کے تھیلے منی کا اخراج کر دیتے ہیں۔

لوگوں کو احتلام میں پریشانی اس لئے ہوتی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ منی بھی خون کی طرح کی کوئی چیز ہے، جس کا جسم سے اخراج نہیں ہونا چاہیے وہ سمجھتے ہیں کہ منی کا ایک قطرہ خون کے سو قطروں سے بنتا ہے جو کہ بالکل غلط ہے۔ منی کا جسم سے اخراج ہونا اسی طرح ضروری ہے، جس طرح پیشاب کا خارج ہونا ضروری ہے اور یہ اخراج اتنا ہی بے ضرر ہے جتنا کہ تھوک کا خارج ہونا بے ضرر ہے۔

احتلام کے بارے میں لوگوں کے اور بھی کئی توہمات ہوتے ہیں، مثلاً کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ احتلام اسی وقت ہونا چاہیے جب کوئی جنسی فعل کا خواب دیکھیں یا جب عضو میں سختی ہو۔ درحقیقت ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ احتلام اگر نرمی کی حالت میں ہو جائے اور کوئی خواب بھی نہ دیکھا ہو یا یاد

نہ رہا ہوتو اس کو بھی بیماری کی کوئی علامت نہیں سمجھنا چاہیے۔

کئی لوگ شکایت کرتے ہیں کہ احتلام کے بعد انہیں تمام دن کمزوری محسوس ہوتی ہے، اس کے بارے میں بھی یہی عرض ہے کہ جو لوگ احتلام کو بہت شدید بیماری سمجھتے ہیں وہ نفسیاتی طور پر اس سے متاثر ہوتے ہیں اور پھر اس نفسیاتی وہم کی وجہ سے ذہن اور جسم متاثر ہوتا ہے اور وہ کچھ عرصے کے لئے تھکان اور پریشانی میں مبتلا رہتے ہیں۔ اگر یہ معلوم کرنے کے بعد بھی کہ احتلام سے صحت میں کوئی خرابی نہیں ہوتی، یہ کیفیت جاری رہے تو کسی مستند ڈاکٹر سے فوراً رجوع کرنا چاہیے، کیونکہ ممکن ہے کہ اس کے علاوہ کوئی اور بھی بیماری ہو جس کا علاج ضروری ہو۔ البتہ یہ بات یقینی ہے کہ احتلام سے کوئی جسمانی یا جنسی بیماری پیدا نہیں ہوتی۔

احتلام سے کئی دفعہ دوسرے قسم کے مسائل بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ کئی لڑکوں کی مائیں سمجھتی ہیں کہ شاید لڑکوں کا پیشاب نکل گیا ہے یا ان کو کوئی بیماری لگ گئی ہے۔ والدہ کے علاوہ دوسرے عزیز بھی اس کو بیماری سمجھنے لگتے ہیں اور وہ پریشان ہو جاتے ہیں اور ان لڑکوں کو طبیب کے پاس لے جاتے ہیں کہ ان کا علاج کیا جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ لڑکوں اور ان کے متعلقین کو اس بارے میں صحیح معلومات فراہم کی جائیں تا کہ ان کا اطمینان ہو جائے۔

(ح) مباشرت کے مسائل (Problems of Intercourse)

جب شادی قریب آتی ہے تو اکثر نوجوان خوف سے لرزنے لگتے ہیں کیونکہ ان کو یہ بتایا گیا ہوتا ہے کہ مشت زنی سے جنسی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ اکثر نوجوان چونکہ مشت زنی کر چکے ہوتے ہیں اس لئے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اب وہ اس قابل نہیں ہیں کہ شادی شدہ زندگی گزار سکیں۔ ان کا خیال ہوتا ہے کہ اب ان کا راز فاش ہو جائے گا اور ان کی بے عزتی ہو جائے گی جب بیوی کو پتہ چلے گا کہ وہ جنسی طور پر نامکمل ہیں۔ چنانچہ اس خوف کی وجہ سے شادی ایک زحمت بن جاتی ہے نوجوانوں کو یہ اطمینان دلانے کی ضرورت ہے کہ مشت زنی سے کسی قسم کی جنسی یا جسمانی کمزوری پیدا نہیں ہوتی اور اس بارے میں کسی طرح کے خوف کی ضرورت نہیں ہے۔

کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اپنا امتحان لینے کے لئے کسی طوائف کے پاس چلے جاتے ہیں وہاں کا تجربہ اکثر اوقات ان کے لئے مزید ناکامی کا سبب بنتا ہے کیونکہ شدت جذبات میں پہلی دفعہ جب وہ کسی عورت کے پاس جاتے ہیں تو یا تو جلدی انزال ہو جاتا ہے یا خوف و ہراس

اور احساس گناہ کے زیر اثر عضو میں سختی ہی نہیں آتی - اس سے ان کا خوف اور زیادہ شدید ہو جاتا ہے اور یہ خیال مزید پختہ ہو جاتا ہے کہ جنسی طور پر وہ بالکل ناکارہ ہیں اور مشت زنی نے ان کو تباہ کر دیا ہے - اس لیئے نوجوانوں کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ اس طرح کی کوئی حرکت نہ کریں، اس طرح ان کو گناہ بھی ہوگا اور اس کیفیت میں جنسی فعلیت روبہ عمل بھی نہیں آسکے گی اور وہ اس طرح غلط نتائج اخذ کر لیں گے اور اپنے آپ کو مزید پریشانی میں مبتلا کر لیں گے۔

اگر نوجوانوں کو صحت مند جنسی اعضاء کی ساخت کا علم اور مشت زنی کے بارے میں یہ یقین ہو کہ یہ کسی صورت مضر نہیں ہے اور اگر مشت زنی میں انزال جلدی یا دیر سے ہو تب بھی اس سے جنسی کارکردگی متاثر نہیں ہوتی اور یہ بھی معلوم ہو کہ عضو میں اتنی سختی ہوتی ہے کہ جتنی ایک غبارے میں پانی بھرنے سے ہوتی ہے تو غالباً پھر وہ شادی سے اتنے خوفزدہ نہیں ہونگے - کیونکہ جب خوف ذہن میں لے کر ایک نوجوان بیوی کے پاس جاتا ہے تو اس کی جنسی کارکردگی ضرور متاثر ہوتی ہے اور اس میں جنسی کیفیت پیدا نہیں ہوتی - نہ عضو میں سختی آتی ہے اور نہ وہ جنسی طور پر کامیاب ہوتا ہے - جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے کہ عورت کی جائے مخصوص (Vagina) اتنی لچکدار ہوتی ہے کہ اس میں سے پورا بچہ نکل آتا ہے - عضو بھی گوشت کا بنا ہوتا ہے اس میں سختی خون بھرنے سے ہوتی ہے اس کے لئے سختی بھی لکڑی یا پتھر کی طرح ممکن نہیں ہے اور نہ اس کی ضرورت ہے۔

اگر انسان اپنی بیوی کے پاس خوف سے مبرا ہو کر جائے تو فطری طور پر پیار و محبت اور جنسی ہیجان کی ایسی کیفیت ہوگی کہ اس کے عضو میں سختی آئے گی اور وہ مباشرت کرے گا - البتہ اگر اس پر خوف و ہراس اور پریشانی کی کیفیت طاری ہوگی اور وہ شعوری طور پر عضو میں سختی کی کوشش کرے گا تا کہ اور جلدی مباشرت کر لے اور اس کے ذہن میں اپنا امتحان لینے کا تصور ہوگا تو بہت ممکن ہے کہ یہ چیزیں الٹا اثر کریں اور سختی بھی نہ آئے، اور وہ مباشرت نہ کر سکے - ویسے بھی ہمارے ماحول میں میاں بیوی کی مباشرت کے بارے میں ناتجربہ کاری ہوتی ہے - اس میں اس لئے کچھ دقتیں پیش آتی ہیں - اس کے علاوہ ہماری خواتین بھی اس عمل سے بہت شرماتی ہیں - اس لئے ابتدائی ایک دو ہفتوں میں مباشرت میں دقت ہوتی ہے - اگر اس عرصے میں مباشرت نہ ہو تو میاں بیوی دونوں کو اس بارے میں پریشان نہیں ہونا چاہیے - شروع میں اتنا وقت لگ ہی جاتا ہے۔

اگر ابتدائی ایک دو ہفتوں میں خیزش نہ آئے یا جلدی انزال ہو جائے یا بیوی پوری طرح تیار نہ

ہوتو میاں بیوی دونوں کو صبر سے کام لینا چاہیے اور اس سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کر لینا چاہیے کہ شریک حیات بیمار ہے یا ناکارہ ہے۔ بلکہ پیار و محبت سے ازدواجی زندگی کا آغاز کرنا چاہیے اور مباشرت کو غیر معمولی اہمیت نہیں دینی چاہیے بلکہ باہمی تعلقات میں محبت و یگانگت کو زیادہ اہمیت دینی چاہیے۔

ایک آدھ دفعہ سختی نہ آنا ایک آدھ دفعہ دخول سے پہلے انزال ہو جانا یا بیوی کا تیار نہ ہونا یا اس کو بہت زیادہ تکلیف ہونا کوئی ایسی کیفیت نہیں ہے کہ جس کو کسی جنسی بیماری کا نام دیا جائے یا جنسی کمزوری کی علامت قرار دیا جائے۔ یہ اسی طرح ہے جیسے کسی کو ایک دو دفعہ کھانسی ہو جائے تو ہم فوراً ہی اس نتیجے پر نہیں پہنچ جائیں گے کہ اس کو تپ دق یا پھیپھڑوں کا سرطان ہے۔ اسی طرح اگر شروع میں جنسی کارکردگی متاثر ہو جائے تو ایک دم اس نتیجے پر نہیں پہنچ جانا چاہیے کہ بیوی یا شوہر جنسی طور پر ناکارہ ہے۔

جنسی فعلیت کے لئے یہ تاثر بہت جلدی لے لیا جاتا ہے کہ شوہر یا بیوی جنسی طور پر بیمار ہے اور جنسی بیماری کے بارے میں یہ تصور کر لیا جاتا ہے کہ وہ لاعلاج ہے۔ درحقیقت یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ اس بارے میں صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے۔ چونکہ اس طرح کے غلط تصورات میاں یا بیوی یا دونوں کے ذہن میں ہوتے ہیں اس لئے بہت سی شادیاں ناکام ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح شوہروں کو بھی معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارے معاشرے میں لڑکیوں کی تربیت ایسی ہوتی ہے کہ انہیں جنس اور شادی کے بارے میں معلومات سے بالکل بے بہرہ رکھا جاتا ہے اور اس عمل سے ایک قسم کی نفرت دلائی جاتی ہے اور ان کے ذہن میں مباشرت سے خوف ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو مباشرت کے لئے آمادہ کرنے کے لئے پیار و محبت اور صبر سے کام لینا چاہیے۔ بیویوں کو بھی یہ معلوم ہونا چاہیے کہ مباشرت نہ صرف ایک عبادت ہے بلکہ میاں بیوی دونوں کے لئے پر لطف بھی ہے۔

(خ) عورت اور مرد کا انزال (Orgasm)

عورتوں اور مردوں کے ذہن میں انزال کے بارے میں بہت سے غلط تصورات ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک تو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ انزال کتنی دیر میں ہونا چاہیے۔ اس کے بارے میں صحیح بات یہ ہے کہ عام طور پر انزال ایک یا دو منٹ دخول کے بعد ہونا چاہیے اور اگر ایک یا دو منٹ میں انزال ہو جاتا ہے تو یہ صحیح فطری کیفیت ہے۔ البتہ کبھی کبھار اگر انزال جلدی ہو جائے یا کچھ دیر لگ جائے تو اس کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ ابتداء میں چونکہ

جذبات کی شدت زیادہ ہوتی ہے اس لئے انزل جلدی ہو جاتا ہے۔ کئی لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ خاوند کی ذمہ داری ہے کہ بیوی کو بھی انزال ہو اور بیوی کے انزال کے بارے میں بھی تصور یہی ہے کہ جس طرح مرد کا انزال ہوتا ہے اسی طرح بیوی کو بھی ہو۔ مگر یہ بات غلط ہے۔ مرد کے عضو سے جس طرح انزال کے وقت منی نکلتی ہے اس طرح عورت کے جسم سے منی نہیں نکلتی، اور مرد کو جس طرح کا لفت ہر انزال کے وقت محسوس ہوتا ہے اس طرح کا شدید لطف عورت کو ہر مباشرت میں نہیں ہوتا۔ ابتداء میں عورت کو تکلیف ہوتی ہے، اس لئے عورت ابتداء میں مباشرت کو شاید پسند نہ کرے، مگر رفتہ رفتہ اس کو بھی اس میں لطف محسوس ہونا چاہیے۔ خصوصاً اگر خاوند اس سے پیار و محبت سے پیش آئے۔

لطف کی بھی دو کیفیات ہوتی ہیں۔ ایک لطف کی عمومی کیفیت ہوتی ہے جو مباشرت شروع کرتے ہی محسوس ہوتا ہے اور جو ہمیشہ ہی محسوس ہوتا ہے علاوہ ابتدائی دو ماہ کے اور دوسرا لطف شدید لطف (Orgasm) ہوتا ہے جیسا مرد کو انزال کے وقت محسوس ہوتا ہے۔ اسی طرح کا لطف عورت کو بھی محسوس ہوتا ہے حالانکہ اس کا انزال نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس اس کو پیٹ میں کچھ سکڑتا اور پھیلتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ مگر شدید لطف (Orgasm) عورت کو ہمیشہ محسوس نہیں ہوتا۔ کبھی اس کو یہ شدید لطف (Orgasm) محسوس ہوتا ہے اور کبھی نہیں۔ اس لئے شوہر یا بیوی کو اس بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کئی دفعہ میاں اور بیوی غیر ملکی کتابیں پڑھ لیتے ہیں اور اس میں اس شدید لطف کا ذکر ہوتا ہے تو پھر پریشان ہوتے ہیں کہ یہ کیفیت ہر مرتبہ کیوں پیدا نہیں ہوتی۔ جعلی حکیموں اور عطائیوں نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ مباشرت سے کمزوری ہوتی ہے اور اکثر یہ کہتے ہیں کہ مباشرت نہ کرنا بہتر ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اس سے شدید کمزوری ہوتی ہے اس کو زندگی میں ایک دفعہ بھی نہ کیا جائے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اس کو کتنا حقیر عمل سمجھتے ہیں حالانکہ دُنیا کے تمام افراد اکثر مباشرت کرتے ہیں اور صحتمند رہتے ہیں، بلکہ اسلام میں تو چار بیویاں بیک وقت رکھنے کی اجازت ہے اور حضرت محمد ﷺ کی تو خود بارہ بیویاں تھیں اور یہ حدیثوں میں مذکورہ ہے کہ بسا اوقات آپ ﷺ ایک ہی رات میں سب بیویوں سے مباشرت کر لیتے تھے۔ اگر یہ اتنا نقصان دہ عمل ہوتا تو یقیناً دین فطرت نہ اتنی بیویوں کی اجازت دیتا اور نہ اس قسم کے عمل کی اجازت ہوتی۔ حقیقت یہ ہے کہ مباشرت سے صحت بہتر ہوتی ہے اور اس لئے اس کے بارے میں فکر مند نہیں ہونا چاہیے کہ کتنے دن میں مباشرت کی جائے بلکہ جتنی

مرتبہ انسان کی خواہش ہو اتنی مرتبہ مباشرت کی جا سکتی ہے اور اس سے لطف اندوز ہوا جا سکتا ہے۔

کئی لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شرعی طور پر صرف رات کو مباشرت کرنی چاہیے، دن میں نہیں کرنی چاہیے۔ یہ بات بھی صحیح نہیں ہے یعنی مباشرت کے لئے شرعاً کوئی وقت متعین نہیں ہے۔ دن یا رات جب بھی خواہش ہو اس وقت مباشرت کی جا سکتی ہے۔

مباشرت سے پہلے عضو سے منی کے قطرے رستے ہیں۔ اس کے بارے میں بھی کئی لوگ پریشان ہوتے ہیں اور اُسے جنسی بیماری کی علامت سمجھتے ہیں۔ جبکہ درحقیقت ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

حدیثوں میں اس کا ذکر آتا ہے کہ حضرت علیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے معلوم کروایا تھا کہ اس کو پاک کیسے کرنا چاہیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر منی رسنا شروع کر دے اور زور سے نہ نکلے (جیسا کہ مباشرت یا احتلام میں نکلتی ہے) تو پھر صرف ان حصوں کو دھو لینا کافی ہے۔ اس لئے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ ایک فطری کیفیت ہے جس کے بارے میں صدیوں سے لوگوں کو معلوم ہے اور اگر یہ بیماری ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کہہ دیتے کہ یہ بیماری ہے اور اس کا علاج کروانا چاہیے۔ شادی سے قبل بہتر ہے کہ انسان اپنے اعضاء اور ان کی کارکردگی کے بارے میں اور جنس مخالف کے جنسی اعضاء اور ان کی کارکردگی کے بارے میں کچھ بنیادی معلومات حاصل کر لے، تصاویر دیکھ لے اور کسی ڈاکٹر سے مشورہ کر لے۔ خواتین کو چاہیے کہ کسی خاتون ڈاکٹر سے مشورہ کر لیں تاکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ جنس مخالف کے جنسی اعضاء کس طرح کے ہوتے ہیں اور مباشرت کیسے کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ان کے ذہن میں کوئی اوہام، پریشانیاں یا کچھ سوالات ہوں تو وہ بھی پوچھ لینے چاہئیں تاکہ شادی کے وقت کوئی رخنہ نہ پڑے۔

شادی میں جب ملاپ ہوتا ہے تو اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ مباشرت ہی لطف کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ میاں بیوی کا آپس میں ایک دوسرے کو پیار کرنا، باتیں کرنا، ایک دوسرے کے جسم سے لطف اندوز ہونا، جسم ملانا، ہاتھ پھیرنا وغیرہ یہ سب ہی لطف اندوز ہونے کے طریقے ہیں اور ان سب سے بہرہ ور ہونا چاہیے۔ بیویوں کو بھی چاہیے کہ وہ اس قدر نہ شرمائیں کہ بالکل بے حس و حرکت لیٹی رہیں بلکہ ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ایک عبادت ہے، اور ایک پُرلطف فعل ہے، مرد اور عورت دونوں کے لئے۔ اس لئے ان کو بھی متحرک ہونا چاہیے اور ان کو بھی اپنے پیار کا اظہار کرنا چاہیے زبانی بھی اور عملاً بھی۔

کئی لوگوں کا خیال ہے کہ میاں اور بیوی کو ایک ہی وقت میں انزال ہونا چاہیے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ بیوی کو شدید لطف (Orgasm) اور شوہر کو انزال کا لطف (Discharge) ایک ہی وقت میں ہو۔ اکثر اوقات یہ ہوتا ہے کہ بیوی کو شدید لطف (Orgasm) کا احساس بھی نہیں ہوتا اور مرد کا انزال ہو جاتا ہے اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ بیوی کو شدید لطف (Orgasm) پہلے محسوس ہوتا ہے اور مرد کو انزال بعد میں ہوتا ہے اور کبھی کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ میاں بیوی دونوں کو شدید لطف (Orgasm) اور انزال (Discharge) کی کیفیت ایک ہی وقت پر ہو جاتی ہے۔

(د) خواتین کے مسائل

(i) لیکوریا (Leucorrhoea)

خواتین کا ایک مسئلہ جس کے بارے میں ان کو بہت وہم ہوتا ہے۔ یعنی جائے مخصوص سے پانی کا اخراج اگر تھوڑا بہت ہو تو اس کے بارے میں فکر مند نہیں ہونا چاہیے۔ پانی کا اخراج اگر زیادہ ہو، گاڑھا ہو یا بدبودار ہو تو کسی مستند خاتون ڈاکٹر سے اس کا علاج کرا لینا چاہیے۔ اس کے بارے میں جعلی حکیم اور عطائی طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں کہ یہ بہت شدید بیماری ہے، جبکہ حقیقت میں یہ کوئی ایسی بیماری نہیں ہے یہ جائے مخصوص کے جراثیم کی سوزش (Infection) ہوتی ہے جو کہ علاج سے آسانی سے ٹھیک ہو جاتی ہے۔

(ii) لڑکیوں میں خودلذتی (Female Masturbation)

بسا اوقات لڑکیاں بھی اپنی جائے مخصوص (Vagina) میں انگلی ڈال کر رگڑتی ہیں اور اس سے جنسی لطف حاصل کرتی ہیں۔ اس عمل سے کسی قسم کا نقصان نہیں ہوتا۔ بلکہ جو عورتیں شادی کے بعد بھی بالکل بے حس اور سرد (Frigid) ہوتی ہیں، ان کے لئے یہ عمل علاج کے طور پر تجویز کیا جاتا ہے۔ ایسی لڑکیوں کو یہ فکر رہتی ہے کہ کہیں پردہ بکارت (Hymen) اس عمل سے ضائع نہ ہو جائے اور اس نقص کا خاوند کو پتہ نہ چل جائے، عموماً ایسا نہیں ہوتا اور اگر ہو بھی جائے تب بھی مباشرت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

(iii) پردہ بکارت (Hymen)

یہ ایک جھلی ہوتی ہے جو خواتین کی فرج (Vagina) میں ہوتی ہے اس میں ایک چھید ہوتا ہے جس میں سے ہر ماہ ماہواری کا خون نکلتا ہے عموماً پہلی دفعہ مباشرت کرنے سے یہ پھٹ جاتی ہے اور تھوڑا خون نکلتا ہے مگر بسا اوقات یہ مباشرت سے پہلے ہی غائب ہو جاتی ہے یعنی

پھٹ جاتی ہے یا پیدائشی موجود ہی نہیں ہوتی۔

(iv) مباشرت کا خوف (Fear of Intercourse)

کچھ لڑکیاں خوف زدہ ہوتی ہیں کہ مباشرت بہت زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے اور اس میں بہت زیادہ خون ضائع ہوتا ہے۔ جبکہ یہ حقیقت نہیں ہے، مباشرت تو ایک بہت پُر لطف عمل ہے جو کہ میاں بیوی دونوں کے لئے لطف کا باعث ہے۔ ابتداء میں تھوڑی بہت تکلیف عورتوں کو ضرور ہوتی ہے لیکن اگر وہ مباشرت کے دوران پُر سکون رہیں تو کم تکلیف ہوگی اور لطف زیادہ آئے گا۔

شادی کے ابتدائی دو تین ہفتوں میں مباشرت ذرا وقت سے ہوتی ہے اس کے بارے میں گھبرانا نہیں چاہیے اوا اپنے شوہر کے بارے میں اس طرح کی بات مشہور نہیں کر دینی چاہیے کہ وہ نامرد ہے اور اس بارے میں لڑائی جھگڑا نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ پیار و محبت سے پیش آنا چاہیے تو اس کا ثمر وہ یہ ملے گا کہ مباشرت بھی صحیح ہوگی اور تعلقات بھی خوش گوار رہیں گے۔

(v) اندام نہانی کے پٹھوں کے سکڑاؤ کی وجہ سے مباشرت میں ناکامی (Vaginismus)

شروع کے دنوں میں کچھ لوگ مباشرت نہیں کر پاتے۔ یہ زیادہ تر میاں اور بیوی کی ناتجربہ کاری کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مگر جو بیویاں مباشرت سے بہت خوفزدہ ہوتی ہیں ان کے فرج کے آس پاس کے پٹھے اتنے سکڑ جاتے ہیں کہ عضو کا دخول ممکن ہی نہیں ہوتا۔ خاوند ہمیشہ سمجھتے ہیں کہ ان کے اندر نقص ہے۔ بیوی کی اندام نہانی میں ایک انگلی ڈال کر دیکھیں اگر وہ منع کر دے یا شدید تکلیف کا اظہار کرے تو یہ اس بیماری کا ثبوت ہے۔ مگر اس کا علاج آسان ہے۔

(vi) ماھواری (Menstrual Cycle)

بچی جب عہد بلوغت میں قدم رکھتی ہے تو دیگر جسمانی و ذہنی تبدیلیوں کے ساتھ اس کے جسم کے جنسی غدود بھی حرکت میں آ جاتے ہیں۔ یہ غدود ایام مخصوصہ کو جنم دیتے ہیں جسے ماہواری، پیریڈ (Period) حیض، مینسس (Menses) نیز اور بھی کئی نام دیئے جاتے ہیں۔

حیض ایک فطری عمل ہے۔ اس کے اطراف قدامت پرست لوگوں نے جو مہملات کا دائرہ کھینچ دیا ہے، اسے اب ٹوٹ جانا چاہیے۔ ہر لڑکی کو اس مرحلے سے گزرنا ہوتا ہے۔ یہ طفولیت اور دوشیزگی کے درمیان فطرت کا ایک اشارہ ہے کہ لڑکی میں برگ و بار لانے کی اہلیت پیدا ہو چکی ہے۔

عورت کی ماہواری اس کے نسائی غدودوں کی حرکت کی وجہ سے رہتی ہے۔ایک خاص عمر کو پہنچنے کے بعد یہ ختم ہوجاتی ہے جسے عام الفاظ میں فطری بانجھ پن یا مینوپاز (Menopause) کا نام دیا جاتا ہے۔

ماہواری کے شروع ہونے سے پہلے اور اس کے بند ہوجانے کے بعد دونوں عمروں میں عورت میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔

عام طور پر ماہواری 3 سے 7 دن تک ہوتی ہے۔ کچھ خواتین میں ماہواری کا دورانیہ کم ہوتا ہے اور کچھ میں زیادہ۔ کچھ خواتین ماہواری کا وقت شروع ہونے سے پہلے مختلف النوع ذہنی و جسمانی کرب زدہ کیفیات کا شکار ہوتی ہیں (Pre Menstrual Tension) ماہواری سے متعلقہ کھنچاؤ اور تناؤ کہتے ہیں۔ ماہواری کے اختتام پر یہ کیفیت ازخود ختم ہوجاتی ہے۔

ماہواری کے دنوں میں عام طور پر خواتین کے مزاج میں چڑچڑاپن، غصہ، بے چینی اور بے سکونی بڑھ جاتی ہے اور وہ طرح طرح کی جسمانی تبدیلیوں کا شکار بھی ہوسکتی ہیں۔ پستانوں میں درد اور کھنچاؤ سے لے کر اعضائے مخصوصہ کے حصے میں تناؤ اور کمر کا درد، پیٹ کے عضلات کا کھنچاؤ، ٹانگ کے پٹھوں میں کھنچاؤ، بھوک کا نہ لگنا عرض یہ کہ اس نوعیت کی کئی نفسیاتی و جسمانی علامتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔

اس حوالے سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ سب فطری تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ اپنے وقت پر شروع ہوتی ہیں اپنے وقت پر ختم ہوجاتی ہیں۔ ماہواری کے دنوں میں مذہبی اور طبی دونوں نکتۂ نظر سے مجامعت (مباشرت یا Intercourse) سے گریز کرنا ضروری ہے۔

اختتام

جنسی معلومات اور اس کے طبی، نفسیاتی اور شرعی پہلوؤں پر ڈاکٹر سیّد مبین اختر کی ایک کتاب بھی دکانوں اور ہسپتال کی شاخوں میں دستیاب ہے۔ اس کا نام ہے "نوجوانوں کے خصوصی مسائل۔ شادی سے پہلے۔ شادی کے بعد"۔

اسی موضوع پر ایک انگریزی میں بھی کتاب ہے جو ڈاکٹروں اور عوام کیلئے یکساں مفید ہے کیونکہ اس میں جنسی مسائل اور ان کا علاج بھی پیش کیا گیا ہے۔

مزید کسی مسئلے کی بابت تفصیلات جاننے کیلئے کراچی نفسیاتی ہسپتال کے ماہرین سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔